145281 ـ بدعتی یا کافر کا پڑھایا ہوا نکاح

سوال

میرا تعلق عراق سے ہے الحمد للہ میں شادی شدہ ہوں میرا نکاح ایك شیعہ عالم نے پڑھایا تھا، اور نکاح میں وہی کچھ تھا جو اہل سنت کرتے ہیں، الحمد للہ میں اور میری بیوی دونوں اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت عراق میں اہل سنت کے ساتھ کیا کچھ ہورہا ہے ان کے خطیب اور امام اور علماء سے بائیکاٹ کیا جا رہا ہے.

مجھے یہ بتائیں کہ کیا میرے نکاح میں کوئی اشکال تو نہں، اور اگر آپ نکاح نامہ دیکھنا چاہتے ہیں تو میں اس کے لیے بھی تیار ہوں، مجھے شك سا رہتا ہے، برائے مہربانی مجھےتفصیل کے ساتھ جواب عنائت فرمائیں تا کہ میرا دل مطئمن ہو، عقد نکاح میں لکھا ہے کہ عقد نکاح اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کےطریقہ پر کیاگیا ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط ہے کہ نکاح عورت کا ولی یا اس کا وکیل کرے، عورت کو اپنا نکاح خود کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں؛ کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے:

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ایك حدیث میں جسے امام بیہقی نے عائشہ اور عمران رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا "

علامہ البانی رحمہ اللہ صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نےصحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

عورت کا ولی اس کا باپ ہے، اور پھر اس کے بعد داد پھر عورت کا بیٹا اور پھر پوتا (یہ تو اس صورت میں ہے جب اس عورت کا بیٹا ہو) پھر عورت کا سگا بھائی اور پھر والد کی طرف سے بھائی، پھر ان کی اولاد پھر عورت کے چچا، اور پھر چچا کی اولاد، اور پھر باپ کی جانب سے چچا اور پھر حاکم.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 355).

نکاح کے ارکان جن کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوتا وہ درج ذیل ہیں:

ایجاب و قبول، یعنی لڑکی کے ولی یا اس کی وکیل کی جانب سے ایجاب ہو، اور خاوند یا اس کے وکیل کی جانب سے قبول کیا جائے.

مثلا ولی یعنی لڑکی کا باپ کہے: میں نے اپنی فلاں بیٹی کا نکاح تیرے ساتھ کیا، اور خاوند کہے میں نے قبول کی.

یا پھر لڑکی کے ولی کا وکیل اس طرح کہے: میں نے اپنے مؤکل کی فلاں بیٹی کا نکاح تیرے ساتھ کیا.

اور خاوند کا وکیل کہے کہ میں نے اپنے فلاں مؤکل کے لیے اسے قبول کیا.

مالکی کتب کی شرح مختصر خلیل میں خرشی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

" نکاح کے ارکان یہ ہیں:

ولی اور مہر اور جگہ اور الفاظ " اس سے یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ نکاح کے پانچ ارکان ہیں: جن میں ولی شامل ہے، لہذا ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوگا...

اور ارکان میں ولی یا اس کے وکیل کی جانب سے صادر شدہ الفاظ شامل ہیں جو نکاح پر دلالت کرتے ہوں " انتہی

دیکھیں: شرح مختصر خلیل (3 / 172).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ایجاب و قبول " ایجاب ان الفاظ کا نام ہے جو لڑکی کے ولی یا اس کے قائم مقام کی جانب سے ادا ہوتے ہیں، اور قبول وہ الفاظ ہیں جو خاوند یا اس کے قائم مقام کی جانب سے صادر ہوتے ہیں.

مثلا ولی باپ یا بھائی وغیرہ کہے: میں نے اپنی بیٹی، اپنی بہن کا نکاح تیرے ساتھ کیا، اسے ایجاب کا نام اس لیے دیا جاتا ہے کیونکہ اس نے عقد نکاح کو واجب کیا ہے، اور قبول وہ الفاظ ہیں جو خاوند یا اس کے قائم مقام کی جانب سے صادر ہوں "

پھر ان کا کہنا ہے:

قولہ: " میں نے یہ نکاح قبول کیا، یہ الفاظ خاوند یا ا سکا قائم مقام کہےگا، لیکن خاوند کا قائم مقام شخص مطلقا الفاظ ادا کرتے ہوئے یہ نہیں کہے گا کہ میں نے نکاح قبول کیا، بلکہ اس کے لیے یہ کہنا ضروری ہےکہ میں نے اپنے فلاں مؤکل کے لیے اسے قبول کیا، اسی طرح اگر ولی کا وکیل ہو تو مثلا وکیل یہ کہےگا:

میں نے اپنے فلاں مؤکل کی فلاں بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا، یا پھر میں نے وکالتاً فلاں بنت فلاں کو تیرے نکاح میں دیا.

اور اگر وہ یہ کہے کہ: میں نے تیرے ساتھ فلاں کی بیٹی کا نکاح کیا تو یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ اسے تو اس لڑکی پر ولایت حاصل ہی نہیں، وہ فلاں کی بیٹی کا نکاح کرنے کا سبب بیان کرے کیونکہ وہ تو وکیل ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 36 ـ 42) .

لہذا اگر عقد نکاح بالکل اس طرح ہوا ہے جو ہم ابھی اوپر ذکر کر آئے ہیں، اور عورت کے ولی یا وکیل کی جانب سے ایجاب اور آپ کی جانب سے دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں قبول ہوا ہے، یا پھر نکاح کا اعلان اور شہرت ہو گئی ہے چاہے گواہوں نے عقد نکاح میں گواہی نہ بھی دی ہو تو یہ عقد نکاح صحیح ہے.

اور نکاح رجسٹرار کی حالت کا کوئی اثر نہیں یا پھر ولی اور خاوند ایجاب و قبول کے صیغہ کی تلیقین کریں.

اس لیے اگر نکاح رجسٹرار کافر ہو جیسا کہ بعض یورپی ممالك میں ہوتا ہے تو کوئی نقصان نہیں جب ولی اور خاوند کے مابین ایجاب و قبول ہوا ہے.

نکاح میں گواہی کی مزید تفصیل دیکھنے کےلیے آپ سوال نمبر (124678) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .